# علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں موضوع روایات

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

۱۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلنَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰی، وَأَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَۃٍ وَّاحِدَۃٍ.

''لوگوں مختلف درختوں سے ہیں، میں اور علی ایک ہی درخت سے ہیں۔''

(المُعجم الأوسط للطّبراني : 263/4)

سند جھوٹی ہے۔

① عمرو بن عبدالغفار ''متروک ووضاع'' ہے۔

② عبداللہ بن محمد بن عقیل جمہور کے نزدیک سیء الحفظ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

اس کی ایک سند مستدرک حاکم (۲/۲۶۳) میں بھی آتی ہے۔ جسے امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح الاسناد'' قرار دیا ہے۔

① حافظ ذہبی رحمہ اللہ ان کے تعاقب میں لکھتے ہیں:

لَا، وَاللّٰہِ، ھَارُونَ ھَالِكٌ.

② عبداللہ بن محمد بن عقیل جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

۲۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَانَ بِعَرَفَۃَ، وَعَلِيٌّ تِجَاھَہٗ،

فَقَالَ : يَا عَلِيُّ ادْنُ مِنِّي ضَعْ خَمْسَكَ فِي خَمْسِي يَا عَلِيُّ خُلِقْتُ أَنَا وَأَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ أَنَا أَصْلُهَا وَأَنْتَ فَرْعُهَا وَالْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ أَغْصَانُهَا مَنْ تَعَلَّقَ بِغُصْنٍ مِنْهَا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ ـزَادَ بْنُ زَاطِيَاـ يَا عَلِيُّ لَوْ أَنَّ أُمَّتِي صَامُوا حَتّٰى يَكُونُوا كَالْأَوْتَارِ ثُمَّ أَبْغَضُوكَ لَأَكَبَّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى وُجُوهِهِمْ فِي النَّارِ.

''نبی کریم ﷺ عرفہ میں تھے، علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سامنے تھے، فرمایا: علی! قریب آیئے۔ اپنی پانچوں انگلیاں میری انگلیوں میں دیجئے۔ علی! میں اور آپ ایک ہی درخت سے پیدا ہوئے ہیں، میں اس کی جڑ ہوں، آپ اس کی شاخ ہیں، حسن اور حسین اس کی ٹہنیاں ہیں۔ جو اس درخت کی کسی ٹہنی سے چمٹ گیا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (راوی) ابن زاطیا نے یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں: ''اے علی! اگر میری امت بہت زیادہ روزے رکھ کر (اتنے کمزور ہو جائیں کہ) تندی کی ہار کی طرح ہو جائیں، پھر وہ آپ سے بغض رکھیں، تو اللہ عزوجل انہیں منہ کے بل جہنم رسید کر دے گا۔''

(الكامل لابن عدي : 303/6)

جھوٹی روایت ہے۔

① عثمان بن عبداللہ شامی ''متروک ووضاع'' ہے۔

② ابن لہیعہ ضعیف، مدلس اور مختلط ہے۔

③ ابوالزبیر مکی مدلس ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

۳۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا وَعَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي قُبَّةٍ تَحْتَ الْعَرْشِ .

''میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین روز قیامت عرش کے نیچے ایک خیمے میں ہوں گے۔''

(مَجمع الزّوائد للهيثمي : 174/9، الغرائب الملتقطة لابن حجر : 56/3)

روایت سخت ضعیف ہے۔

① جبار بن فلان طائی مجہول ہے۔

② ابواسحاق سبیعی مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

③ سفیان ثوری بھی مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

۴۔ سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، كَذٰلِكَ عَلِيٌّ وَّذُرِّيَّتُهٗ يَخْتُمُونَ الْأَوْصِيَاءَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

''میں خاتم النبیین ہوں، اسی طرح علی اور اس کی اولاد قیامت تک کے لئے خاتم الاوصیا ہیں۔''

(الأباطيل والمَناكير للجوزقاني : 262، الموضوعات لابن الجوزي :377/1)

موضوع ومکذوب روایت ہے۔

① حسن بن محمد بن یحییٰ علوی ''کذاب'' ہے۔

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''متہم'' قرار دیا ہے۔

(میزان الاعتدال :521/1)

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَانِ دَالَّانِ عَلٰى كِذْبِهٖ وَعَلٰى رِفْضِهٖ .

''یہ دونوں روایتیں اس کی کذب بیانی اور رافضیت پر دلالت کناں ہیں۔''

(میزان الاعتدال :521/1)

② ابراہیم بن عبداللہ بن ہمام صنعانی کذاب اور وضاع ہے۔

۞ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَذَّابٌ يَّضَعُ الْحَدِيثَ . ''جھوٹا تھا، حدیثیں گھڑتا تھا۔''

(الضّعفاء والمتروكون :21)

۞ امام ابن عدی رحمہ اللہ نے منکر الحدیث کہا ہے۔

(الكامل في ضعفاء الرّجال :273/1)

۞ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ الْمَقْلُوبَاتِ الْكَثِيرَةِ الَّتِي لَا يَجُوزُ الْاِحْتِجَاجُ لِمَنْ يَّرْوِيهَا لِكَثْرَتِهَا .

''امام عبد الرزاق رحمہ اللہ سے بکثرت ایسی الٹ پلٹ روایتیں بیان کرتا ہے، جن سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔''

(كتاب المَجروحين :118/1)

۞ ابن الجوزی رحمہ اللہ (الموضوعات :۱/ ۳۷۷) نے اسے من گھڑت کہا ہے۔

۞ حافظ سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مَوْضُوعٌ الْعَلَوِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ رَافِضِيٌّ وَّإِبْرَاهِيمُ مَتْرُوكٌ .

''من گھڑت ہے، اس میں حسن بن محمد بن یحییٰ علوی منکر الحدیث رافضی ہے اور ابراہیم بن عبداللہ بن ہمام صنعانی متروک ہے۔''

(اللآلي المصنوعة : 329/1)

۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا:

أَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَنْتَ يَا عَلِيُّ خَاتَمُ الْأَوْلِيَاءِ .

''اے علی! میں خاتم الانبیا ہوں اور آپ خاتم الاولیا ہیں۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 78/12، تاريخ ابن عساكر : 254/44)

من گھڑت روایت ہے۔

❁ حافظ خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ مَوْضُوعٌ مِّنْ عَمَلِ الْقُصَّاصِ، وَضَعَهٗ عُمَرُ بْنُ وَاصِلٍ، أَوْ وُضِعَ عَلَيْهِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

''یہ حدیث قصہ گو لوگوں کی گھڑنتل ہے۔ اسے عمر بن واصل نے خود گھڑا ہے یا اس پر گھڑی گئی ہے، واللہ اعلم!''

❁ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اسے ''الموضوعات'' (۱/ ۳۹۸) میں ذکر کیا ہے۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے مکذوب ''جھوٹی'' کہا ہے۔

(المُغني في الضّعفاء : 475/2)

① عمر بن واصل صوفی کی توثیق ثابت نہیں۔

② محمد بن سوار بصری کی توثیق درکار ہے۔

③ عبیداللہ بن لولو کی توثیق درکار ہے۔

④ حسن بصری رحمہ اللہ کثیر التدلیس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

٦۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

أَنْتَ خَاتَمُ الْأَوْلِيَاءِ كَمَا أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ .

''آپ خاتم الاولیا ہیں، جیسے میں خاتم النبیین ہوں۔''

جھوٹ ہے، اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں۔ یہ ہمارے دور کی گھڑنتل ہے۔

٧۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا شَجَرَةٌ وَفَاطِمَةُ حَمْلُهَا وَعَلِيٌّ لِقَاحُهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمْرَتُهَا وَالْمُحِبُّونُ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَقُهَا مِنَ الْجَنَّةِ حَقًّا حَقًّا .

''میں درخت ہوں، فاطمہ اس کا پھل یا ٹہنی ہے، علی اس کا شگوفہ ہے، حسن وحسین اس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں۔ یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ بات حق ہے، حق ہے۔''

(تاریخ ابن عساکر : 168/14)

باطل روایت ہے۔

① موسیٰ بن نعیمان غیر معروف ہے۔

② نصر بن شعیب کی توثیق نہیں۔

③ ابن جریج مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے ''موضوع'' کہا ہے۔

(تلخیص الموضوعات، ص 153)

۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا الْمُنْذِرُ وَعَلِيٌّ الْهَادِي، بِكَ يَا عَلِيُّ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُونَ .

''میں منذر (عذاب الٰہی سے خبردار کرنے والا) ہوں، علی راہنما ہیں۔ اے علی! آپ کے طویل لوگ ہدایت پائیں گے۔''

(معجم ابن الأعرابي : 2328)

جھوٹی روایت ہے۔

① حسن بن حسین عرنی ''متروک'' ہے۔

(التّلخيص الحبير لابن حجر :401/1)

② معاذ بن مسلم مجہول ہے۔

③ عطاء بن سائب مختلط ہے۔

۹۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا مِيزَانُ الْعِلْمِ، وَعَلِيٌّ كِفَّتَاهُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ خُيُوطُهُ، وَفَاطِمَةُ عِلاقَتُهُ وَالْأَئِمَّةُ مِنْ أُمَّتِي عَمُودُهُ، تُوزَنُ فِيهِ أَعْمَالُ الْمُحِبِّينَ لَنَا وَالْمُبْغِضِينَ لَنَا .

''میں علم کا ترازو ہوں، علی اس کے پلڑوں کی طرح ہے، حسن و حسین اس کی رسیاں ہیں، فاطمہ اس کا دستہ ہے اور میری امت کے ائمہ اس ترازو کی عمودی سلاخیں ہیں، اس میں ہم سے محبت کرنے والوں اور ہم سے بغض رکھنے والوں کے اعمال کا وزن ہوگا۔''

(الغرائب الملتقطة لابن حجر : 78/3)

جھوٹی روایت ہے۔

① ابو الفتح، عبد الرزاق بن مردک

② اور یوسف بن عبد اللہ دونوں کے حالات زندگی نہیں ملے۔

③ حسین بن صدقہ مجہول ہے۔

۱۰۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّمَا رَفَعَ اللّٰهُ الْقَطْرَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ بِسُوءِ رَأْيِهِمْ فِي أَنْبِيَائِهِمْ وَأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعُ الْقَطْرَ عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ .

''اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل میں اس وجہ سے بارش روک لی کہ انہوں نے اپنے انبیائے کرام کے بارے میں برا عقیدہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اس امت سے بارش اس وقت روک لے گا، جب وہ علی بن ابی طالب سے بغض رکھیں گے۔''

(تاریخ ابن عساکر : 282/42)

سند ضعیف ہے۔

① امام عبد الرزاق مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② امام زہری بھی مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

۞ امام ابن عدی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''منکر و موضوع'' کہا ہے۔

(الكامل في ضُعفاء الرّجال : 208/3، 541/6)

۱۱۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُ؛ بُغْضُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي

طَالِب، وَنَصْبٌ لِأَهْلِ بَيْتِي، وَمَنْ قَالَ : اَلْإِيْمَانُ كَلَامٌ.

''جس میں تین چیزیں پائی گئیں، تو اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور نہ میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق ہے؛ ① علی بن ابی طالب کا بغض، ② میرے اہل بیت سے دشمنی ③ یہ کہنے والا کہ ایمان محض کلمہ شہادت کے اقرار کا نام ہے۔''

(الشّريعة للآجري : 1544، الطّيوريات للسِّلفي : 885، تاريخ ابن عساكر : 284/42)

سند ضعیف و منکر ہے۔

① ابو یزید عکلی کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

② عباد بن یعقوب رواجنی کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰى أَحَادِيثَ أُنْكِرَتْ عَلَيْهِ فِي فَضَائِلِ أَهْلِ الْبَيْتِ.

''اس نے اہل بیت کے فضائل میں منکر احادیث بیان کی ہیں۔''

(الكامل في ضُعفاء الرّجال : 559/5)

۱۲۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حَقُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلٰى هٰذِهِ الْأُمَّةِ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ.

''علی بن ابی طالب کا حق اس امت پر وہی ہے، جو ایک والد کا اپنے بیٹے پر ہوتا ہے۔''

(تاريخ ابن عساكر : 307/42)

جھوٹی روایت ہے۔

① سلیمان بن ربیع ''متروک'' ہے۔

(ميزان الاعتدال للذّهبي : 483/5)

② کادح بن رحمہ ''کذاب'' ہے۔

③ زیاد بن منذر کوفی ''کذاب'' ہے۔

④ ابوالزبیر مکی مدلس ہیں۔

اس کی دوسری سند (الکامل لابن عدی : ۲۴۳/۵، کتاب المجروحین لابن حبان : ۱۲۲/۲، وغیرہما) بھی جھوٹی ہے۔اس میں عیسیٰ بن عبداللہ علوی ''متروک ووضاع'' ہے۔

اس کی تیسری سند (تاریخ ابن عساکر: ۴۲/ ۳۰۸ عن عمار) بھی ضعیف ہے۔اس میں ابورافع اسماعیل بن رافع انصاری ''ضعیف الحدیث'' ہے۔

۱۳۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ . ''ذِکرِ علی عبادت ہے۔''

(تاريخ ابن عساكر : 356/42)

سخت ضعیف ہے۔

① حسن بن صابر ''منکر الحدیث'' ہے۔

② ابوالعباس فضل بن یوسف قصبانی مجہول الحال ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(البِداية والنّهاية : 93/11)

۱۴۔ سیدنا ابولیلیٰ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سَتَكُونُ مِنْ بَعْدِي فِتْنَةٌ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ، فَالْزَمُوا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَإِنَّهٗ أَوَّلُ مَنْ يَرَانِي، وَأَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهُوَ مَعِي فِي السَّمَاءِ الْأَعْلٰى، وَهُوَ الْفَارِقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ .

''عنقریب میرے بعد ایک بہت بڑا فتنہ نمودار ہوگا، اس وقت علی بن ابی

طالب کو لازم پکڑ لینا۔ روز قیامت مجھے دیکھنے والے اور مجھ سے مصافحہ کرنے والے علی سب سے پہلے آدمی ہوں گے۔ وہ میرے ساتھ آخری آسمان پر ہوں گے۔ وہ حق و باطل میں فرق کرنے والے ہیں۔''

(معرفة الصّحابة لأبي نُعيم : 6974)

جھوٹی روایت ہے۔

① اسحاق بن بشر ابو یعقوب ''کذاب ووضاع'' ہے۔

② ابراہیم بن سلیمان بن علی حمصی کے حالات زندگی نہیں ملے۔

③ حسن بصری مدلس ہیں۔

اس روایت کی اور بھی سندیں ہیں، جن میں کذاب اور متروک راوی موجود ہیں۔

۞ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (الموضوعات : ۱/۳۴۴) نے ''موضوع'' کہا ہے۔

۱۵۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عُنْوَانُ صَحِيفَةِ الْمُؤْمِنِ حُبُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ .

''مومن کے صحیفے کا عنوان ہے: علی بن ابی طالب سے محبت۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 410/4، تاريخ ابن عساكر : 230/5)

جھوٹی روایت ہے۔

① ابراہیم بن عبداللہ بن مہران کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

② ابوالفرج احمد بن محمد بن جوری عکبری ''وضاع'' ہے۔

③ قدامہ بن نعمان کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ، وَالْخَبَرُ بَاطِلٌ، ثُمَّ إِنَّ سَنَدَهُ مُظْلِمٌ إِلَيْهِ .

''یہ غیر معروف راوی ہے، روایت باطل ہے، پھر اس راوی تک سند بھی مظلم ہے۔''

(میزان الاعتدال : 386/3)

۱۶۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بَابُ حِطَّةٍ مَنْ دَخَلَ فِيهِ كَانَ مُؤْمِنًا، وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِرًا .

''علی بن ابی طالب مغفرت کا دروازہ ہے، جو اس میں داخل ہو گیا، وہ مومن ہے اور جو اس سے نکل گیا، وہ کافر ہے۔''

(الغرائب الملتقطة لابن حجر : 764/5)

سخت ضعیف ہے۔

① حسین بن حسن اشقر ''منکر الحدیث'' ہے۔

② قاضی شریک بن عبداللہ مدلس ہیں، نیز آخری عمر میں حافظہ خراب ہو گیا تھا۔

③ اعمش مدلس ہیں۔

اس روایت کو حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''باطل'' کہا ہے۔

(میزان الاعتدال :532/1)

حافظ سخاوی رحمہ اللہ نے ''ضعیف جدا'' کہا ہے۔

(المقاصد الحسنة :170/1)

۱۷۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يُزْهِرُ فِي الْجَنَّةِ كَكَوْكَبِ الصُّبْحِ لِأَهْلِ الدُّنْيَا .

''علی بن ابی طالب جنت میں ایسے روشن ہیں، گویا صبح کا ستارہ دنیا والوں کے

لیے روشن ہو۔‘‘

(العِلَل المتناهية لابن الجوزي :250/1)

سند سخت ضعیف ہے۔

① ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ اسلمی ’’متروک‘‘ ہے۔

② یحییٰ بن حسین بن قاسم کی توثیق نہیں ملی۔

۞ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يَصِحُّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

’’یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔‘‘

۱۸۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَعْلَمُ النَّاسِ بِاللّٰهِ وَالنَّاسِ حُبًّا وَّتَعْظِيمًا لِأَهْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ .

’’علی بن ابی طالب اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے متعلق سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں، کیونکہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور ان کی تعظیم کرتے ہیں۔‘‘

(الغرائب الملتقطة لابن حجر : 771/5)

جھوٹی روایت ہے۔

① یحییٰ بن ہاشم بن کثیر غسانی ’’کذاب‘‘ ہے۔

② جعفر بن محمد بن حسین جزار کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

③ محمد بن حسین کے حالات بھی نہیں مل سکے۔

④ حسن بن ابی جعفر جفری ''ضعیف'' ہے۔

۱۹۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلِيٌّ مِّنِّي مَكَانَ رَأْسِي مِنْ بَدَنِي .

''علی کا میرے ساتھ وہی تعلق ہے، جو میرے سر کا میرے بدن کے ساتھ ہے۔''

(الغرائب الملتقطة لابن حجر : 773/5)

روایت سخت ضعیف ہے۔

① حسین بن حسن اشقر ''متروک'' ہے۔

② قیس بن ربیع جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

۲۰۔ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلِيٌّ بَابُ عِلْمِي، وَمُبَيِّنٌ لِّأُمَّتِي مَا أُرْسِلْتُ بِهٖ مِنْ بَعدِي، حُبُّهٗ إِيمَانٌ وَبُغْضُهٗ نِفَاقٌ وَالنَّظْرُ إِلَيْهِ رَأْفَةٌ .

''علی میرے علم کا دروازہ ہے، میرے بعد میری امت کو دین اسلام کی وضاحت کرنے والا ہے۔علی کی محبت ایمان ہے، اس سے بغض نفاق ہے اور اس کی طرف دیکھنا باعث شفقت ہے۔''

(الغرائب الملتقطة لابن حجر : 774/5)

جھوٹی روایت ہے۔

① محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبیداللہ ابو مفضل کوفی ''وضاع'' ہے۔

② احمد بن عبید ثقفی کے حالات زندگی نہیں ملے۔

③ محمد بن علی بن خلف کو امام ابن عدی رحمہ اللہ نے ''منکر الحدیث'' کہا ہے۔

④ موسیٰ بن جعفر بن ابراہیم بن محمد بن علی کے حالات نہیں ملے۔

⑤ عبدالمہیمن بن عباس ''ضعیف'' ہے۔

۲۱۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُونَ﴾ نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ يَنْتَقِمُ مِنَ النَّاكِثِينَ وَالْقَاسِطِينَ بَعْدِي .

''یہ آیت علی بن ابی طالب کے بارے میں نازل ہوئی، کیونکہ وہ میرے بعد دین سے پھر جانے والوں اور ظلم و جور کرنے والوں سے نمٹیں گے۔''

(الغرائب الملتقطة لابن حجر : 1060/5)

جھوٹی ہے۔

① ابوعمرو یحییٰ بن علاء بجلی ''وضاع'' ہے۔

② بشر بن ابی عمرو بن علاء مجہول ہے۔

③ ابن عامر کون ہے؟ معلوم نہیں۔

④ ابن رجاء کا تعین نہیں ہو سکا!

۲۲۔ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَعْلَمُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

''میرے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام سب سے بڑے عالم ہیں۔''

(الغرائب الملتقطة لابن حجر : 120/2، كنز العُمال للهندي : 53/6، المناقب للخوارزمي : 49، مقتل الخوارزمي : 43/1)

من گھڑت روایت ہے۔

① محمد بن عبداللہ ہاشمی سے مراد اگر محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہاشمی ہے، تو یہ مجہول ہے۔(تقریب التّهذیب لابن حجر : 6033)

② نجیح بن ابراہیم بن محمد بن عبداللہ قاضی بھی مجہول الحال ہے، سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات:۹/ ۲۲۰) کے، کسی نے توثیق نہیں کی۔ نیز ''یغرب'' کہا ہے۔ مسلمہ بن قاسم (ضعیف) نے ضعیف کہا ہے۔

(لسان المیزان لابن حجر : 149/6)

③ ابونعیم ضرار بن صرد متروک الحدیث ہے، امام یحیٰی بن معین رحمہ اللہ نے ''کذاب'' کہا ہے۔

(الجرح والتّعدیل لابن أبي حاتم : 465/4، ت : 2045)

امام بخاری رحمہ اللہ (الضعفاء الکبیر للعقیلی : ۲/ ۲۲۲، وسندہٗ صحیح) اور امام نسائی رحمہ اللہ (الضعفاء والمتروکون:۳۱۰) نے ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ فَقِيْهًا عَالِمًا بِالْفَرَائِضِ إِلَّا أَنَّهٗ يَرْوِي الْمَقْلُوْبَاتِ عَنِ الثِّقَاتِ حَتّٰى إِذَا سَمِعَهَا مَنْ كَانَ دَاخِلًا فِي الْعِلْمِ شَهِدَ عَلَيْهِ بِالْجَرْحِ وَالْوَهْنِ .

''یہ علم وراثت کا بڑا عالم تھا، مگر ثقہ راویوں سے الٹ پلٹ روایتیں بیان کرتا تھا، جب علم حدیث کا عالم اسے سنتا، تو گواہی دیتا: یہ مجروح اور کمزور ہے۔''

(کتاب المَجروحین :380/1)

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُهٗ (يَعْنِي الْبُخَارِيَّ) يُضَعِّفُ ضِرَارَ بْنَ صُرَدٍ .

''میں نے دیکھا کہ امام بخاری رحمہ اللہ ضرار بن صرد کو ضعیف قرار دیتے تھے۔''

(سنن التّرمذي : 828)

امام عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ فِي جُمْلَةِ مَنْ يُّنْسَبُوْنَ إِلَى التَّشَيعِ بِالْكُوْفَةِ .

''یہ کوفی شیعہ ہے۔''(الكامل في ضُعفاء الرّجال : 4/101)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَاحَبُ قُرْآنٍ وَّفَرَائِضَ صَدُوْقٌ يُّكْتَبُ حَدِيْثُهٗ وَلَا يُحْتَجُّ بِهٖ رَوٰى حَدِيْثًا عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي فَضِيْلَةِ لِبَعْضِ الصَّحَابَةِ يُنْكِرُهَا أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ بِالْحَدِيْثِ .

''یہ صاحب قرآن اور صاحب فرائض ہے، سچا ہے، اس کی حدیث لکھی جائے، البتہ اس نے عن معتمر عن ابیہ عن الحسن عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے بعض صحابہ کے فضائل بیان کئے ہیں، ان سے دلیل نہیں لی جائے گی۔ حدیث کی معرفت رکھنے والے محدثین نے ان روایات کو منکر قرار دیا ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 4/465-466)

نیز جمہور نے ضعیف اور متروک کہا ہے۔

۲۳۔ سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

خَرَجْتُ أَنَا أُرِيدُ عَلِيًّا فَقِيلَ لِي : هُوَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَمْتُ إِلَيْهِ فَأَجِدُهُمْ فِي حَظِيرَةٍ مِّنْ قَصَبٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ قَدْ جَمَعَهُمْ تَحْتَ ثَوْبٍ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ جَعَلْتَ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَمَغْفِرَتَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ ......

''میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے ارادے سے نکلا، تو مجھے کسی نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں۔ میں ان کی طرف گیا۔ میں نے کچھ لوگوں کو بانس کے باڑے میں دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم کو ایک کپڑے کے نیچے جمع کیا اور فرمایا: اے اللہ! تو نے اپنی بخشش، رحمت، مغفرت اور رضوان میرے اور ان پر کی ہے......۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 95/22)

سند سخت ضعیف ہے۔

① یزید بن ربیعہ رحبی ''متروک'' ہے۔

② مغیرہ بن فروہ ابوالازہر مجہول الحال ہے، امام ابن حبان رحمہ اللہ کے علاوہ کسی نے توثیق نہیں کی۔ نیز ان کا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے سماع کا مسئلہ بھی ہے۔